بعض علامات قیامت

بمطابق معتبر روایت

آغاز

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو رحمٰن ورحیم ہے۔ پرورگار دوجہاں کا احسان ہے کہ اس نے ہمیں خلق کیا، ہمیں عقل سے نوازا، ہمیں اپنی عبادت کی توفیق دی اور ہماری ہدایت کے لیے پیغمبروں کا سلسلہ شروع کیا۔ اس کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں آخری رسول محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) پر اور آپ کی پاکیزہ اولاد پر جنہیں رب العزت نے تمام مخلوقات پر اپنی حجت مقرر کیا۔ بیشک آئمہ معصومین آج ہمارے ہادی ورہنما ہیں، ان کی ولایت اعمال کی قبولیت کی شرط ہے، ان کی دشمنی جہنم میں لے جانے والی ہے اور ان کی محبت ایک شخص کو دنیا وآخرت میں کامیاب وکامران بناتی ہے۔ ان سب چیزوں کا قرار کرنے والا ہی سچا مسلمان اور اصلی شیعہ ہے۔

اس کتابچہ کا نام ''بعض علامات قیامت بمطابق معتبر روایت'' رکھا گیا ہے۔ آپ سمجھ چکے ہوں گے کہ اس کتابچہ میں کن امور پر گفتگو کی جائے گی۔ علامات قیامت کے متعلق مارکیٹ میں بے شمار کتب دستیاب ہیں۔ اہل سنت کے یہاں ''فتن'' کے نام سے یہ موضوع موجود ہے اور نعیم ابن حماد نے اس ہی نام سے ایک شہرہ آفاق کتاب تیسری صدی ہجری میں تصنیف کی تھی۔ ہم اہل تشیع کے یہاں بھی اس موضوع پر ہندوستان وپاکستان سے تعلق رکھنے والے بعض علماء نے کام کیا ہے۔ ''قیامت صغریٰ'' کے نام سے مشہور ایک کتاب کے مصنف سید محمد عباس قمر زیدی صاحب ہیں۔ البتہ ہم لوگ برادران اہل سنت کی مرویات پر اعتماد کرنے کے عادی ہو چکے ہیں۔ حالانکہ ہمارے یہاں کافی روایات ظہور مہدی (علیہ السلام) اور قیامت صغریٰ وکبریٰ کے متعلق موجود ہیں۔ اگر ان روایات میں سے فقط معتبر احادیث کو جمع کیا جائے تو بھی ایک اچھی بھلی کتاب بآسانی تیار ہوسکتی ہے۔ البتہ اس کتابچہ کا موضوع ان تمام روایات کو جمع کرنا ہرگز نہیں۔

یہاں آپ کا تعارف محض ایک ہی معتبر روایت سے کرایا جائے گا۔ یہ روایت الکافی میں موجود ہے اور اس کی سند رجال حدیث کے مطابق قابل اعتماد ہے۔ اس طویل روایت میں امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے قیامت کی ایک سو اکیس ''۱۲۱'' علامات بیان کی ہیں اور ان میں سے بعض تو ایسی ہیں جنہیں پڑھ کر انسان بحیرہ حیرت میں ڈوب جاتا ہے۔ کیونکہ ان علامات کو آج ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ اور کانوں سے سن رہے ہیں۔ معلوم ہونا چاہئے کہ الکافی چوتھی صدی ہجری کی ایک ضخیم کتاب ہے جس کے مصنف شیخ کلینی (رحمہ اللہ) ہیں۔ شیخ نے اپنی اس کتاب میں سولہ ہزار ''۱۶۰۰۰'' سے زائد روایات معصومین (علیہم السلام) جمع کی ہیں۔ چنانچہ علمائے شیعہ کے نزدیک الکافی مسلک اہل بیت کی اہم ترین تالیف ہے۔ اللہ شیخ پر رحمتیں نازل کرے اور آپ کی قبر کو اپنے نور سے روشن کردے!

اب یہاں ہم'' قیامت صغریٰ'' کی اصطلاح پر گفتگو کر لیتے ہیں۔ اصل میں قیامت صغریٰ اس دور کو کہا جاتا ہے جو انسان اپنی موت کے بعد سے لے کر قیامت کے برپا ہونے تک اپنی قبر میں گزارے گا۔ یعنی ایک شخص کی روح جب قبض کر لی جاتی ہے تو اس کے لیے ایک قسم کی قیامت شروع ہوجاتی ہے۔ پھر جب باری تعالیٰ کائنات کا نظام درہم برہم کردے گا اور اس کے بعد مردوں کو زندہ کیا جائے گا تاکہ ان سے انکے اعمال کا مواخذہ کیا جائے تو یہ قیامت کبریٰ ہے۔ لہٰذا ان قیامتوں کے درمیان کا وقفہ قیامت صغریٰ کہلاتا ہے۔

ہم اہل تشیع کا عقیدہ ہے۔ اور مسلمانوں کی اکثریت بھی ایسا ہی کہتی ہے۔ کہ قیامت کے قائم ہونے سے قبل بعض نشانیاں دیکھی

جائیں گی۔ قیامت کی نشانیوں میں سب سے اہم نشانی ظہور مہدی (علیہ السلام) اور نزول مسیح (علیہ السلام) کو قرار دیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ ایسی ہی کئی نشانیوں پر مشتمل روایات اہل سنت اور اہل تشیع کی کتب میں بکثرت موجود ہیں۔ الحمد للہ! ہم شیعوں کا عقیدہ ہے کہ مہدی (علیہ السلام) ہمارے بارہویں امام ہیں چنانچہ ہم نے آپ کے ظہور کے موضوع پر بھی کافی کتابیں لکھی ہیں۔ شیخ کلینی (رحمہ اللہ) کے شاگرد رشید شیخ نعمانی (رحمہ اللہ) نے اس موضوع پر ''کتاب الغیبہ'' تالیف کی جس کا اردو ترجمہ ہو چکا ہے۔ اس ہی طرح شیخ طوسی (رحمہ اللہ) نے ''کتاب الغیبہ'' لکھی اور ان کا شمار پانچویں صدی ہجری کے علمائے شیعہ میں ہوتا ہے۔ شیوخ نعمانی وطوسی (رحمہما اللہ) کی ان دونوں کتب کا مقصد امام مہدی (علیہ السلام) کی غیبت کے متعلق وارد شدہ روایات کو جمع کرنا تھا۔ ساتھ ہی ساتھ انہوں نے علامات ظہور مہدی (علیہ السلام) کو بھی اپنی اپنی تصانیف کا حصہ بنایا۔ بفضل الٰہی، آج آپ انٹرنیٹ پر یہ کتب انگلش میں پڑھ سکتے ہیں۔

علامات ظہور مہدی (علیہ السلام) کا خلاصہ یہ ہے کہ دنیا میں ظلم وستم بڑھ جائے گا، انسانی جان کی کوئی قیمت باقی نہ رہے گی، اسلام پر عمل نہیں کیا جائے گا اور ہر طرف انسانیت کا قتل عام ہو رہا ہوگا۔ چنانچہ اس کتابچہ میں الکافی کی جو روایت آپ پڑھیں گے اس میں امام زمانہ (علیہ السلام) کے ظہور سے پہلے کے حالات وواقعات تفصیل کے ساتھ بیان کیے گئے ہیں۔ جب دنیا میں ظلم وستم بڑھے گا تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے صاحب العصر (عجل اللہ فرجہ) ظہور فرمائیں گے اور دنیا کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے، ان شاء اللہ!

حدیث کا تعارف

یہ شیخ محمد ابن یعقوب ابن اسحٰق کلینی الرازی (رحمہ اللہ) کی کتاب الکافی کی آٹھویں ''۸'' جلد میں موجود ساتویں ''۷'' حدیث ہے جو آپ انٹرنیٹ پر آسانی سے تلاش کر سکتے ہیں۔ تلاش کرنے کا طریقہ کار یہ ہے: گوگل پر جا کر thaqalayn.net لکھئے جہاں الکافی کی آٹھوں جلدیں انگریزی میں موجود ہیں۔ اس ویب سائٹ کے ہوم پیج پر ہی تمام کتابیں دستیاب ہیں۔ بس آٹھویں جلد پر کلک کریں تو اس جلد میں موجود تمام احادیث کی فہرست کھل جائے گی۔ اس فہرست میں جا کر ساتویں حدیث پر کلک کریں۔ یہ حدیث عربی متن کے ساتھ دستیاب ہے اور نیچے انگریزی زبان میں حدیث کا ترجمہ موجود ہے۔

مصنف نے اس روایت کی دو اسناد دی ہیں:

پہلی سند: محمد ابن یحیٰ العطار نے احمد ابن محمد ابن عیسیٰ سے روایت کی جنہوں نے اپنے اصحاب میں سے کسی سے روایت کی جنہوں نے محمد ابن ابی حمزۃ ثمالی سے روایت کی جنہوں نے حمران ابن اعین سے روایت کی جنہوں نے ابو عبداللہ حضرت امام جعفر ابن محمد الصادق (علیہ السلام) سے روایت کی۔

دوسری سند: علی ابن ابراہیم ابن ہاشم نے اپنے والد سے روایت کی جنہوں نے محمد ابن ابی عمیر سے روایت کی جنہوں نے محمد ابن ابی حمزۃ ثمالی سے روایت کی جنہوں نے حمران ابن اعین سے روایت کی جنہوں نے ابو عبداللہ حضرت امام جعفر ابن محمد الصادق (علیہ السلام) سے روایت کی۔

دوسری سند معتبر ہے لیکن پہلی سند کے متعلق شاید کوئی دعویٰ کرے کہ اس میں ایک نامعلوم شخص موجود ہے۔ البتہ رجال حدیث کا ایک ادنیٰ سا طالب علم بھی جانتا ہے کہ احمد ابن محمد ابن عیسیٰ نے محمد ابن حمزۃ ثمالی کی احادیث محمد ابن ابی عمیر سے سماعت کی ہیں اور احمد ابن محمد ابن عیسیٰ خود بھی محمد ابن ابی حمزۃ ثمالی سے احادیث روایت کرتے ہیں۔ چنانچہ اس حدیث میں نامعلوم انسان محمد ابن ابی عمیر ہی ہیں اور دونوں اسناد اپنی اپنی جگہ محفوظ ہیں۔ اب ذرہ رواۃ کے متعلق گفتگو ہو جائے۔ اس کی خاطر آپ qadatona.org کا استعمال کر سکتے ہیں جہاں شیعہ رواۃ کے حالات و واقعات عربی زبان میں موجود ہیں۔ اردو زبان میں اس موضوع پر سید علی اصدق نقوی کی کتاب حال ہی میں شائع ہوئی ہے جس کا نام "الممدوحین والمقدوحین" ہے۔ اس میں اس حدیث کے رواۃ کے حالات کچھ اس طرح درج ہیں:

محمد ابن یحییٰ: نجاشی نے انہیں ثقہ قرار دیا ہے۔ [الممدوحین والمقدوحین: ۳/ ۶۰۵ تا ۶۰۶]

علی ابن ابراہیم: نجاشی نے انہیں ثقہ قرار دیا ہے۔ [الممدوحین والمقدوحین: ۳/ ۱۲۷ تا ۱۲۹]

احمد ابن محمد ابن عیسیٰ: طوسی نے انہیں ثقہ قرار دیا ہے۔ [الممدوحین والمقدوحین: ۲/ ۱۵۶ تا ۱۶۳]

ابراہیم ابن ہاشم: مجلسی نے انہیں ممدوح قرار دیا ہے۔ [الممدوحین والمقدوحین: ۲/ ۷۵ تا ۷۷]

محمد ابن ابی عمیر: طوسی نے انہیں ثقہ قرار دیا ہے۔ [الممدوحین والمقدوحین: ۳/ ۳۶۵ تا ۳۷۴]

محمد ابن ابی حمزۃ: حمدویہ نے انہیں ثقہ قرار دیا ہے۔ [الممدوحین والمقدوحین: ۳/ ۳۶۲ تا ۳۶۳]

حمران ابن اعین: امام محمد باقر (علیہ السلام) نے انہیں حقیقی مومنین میں سے ایک اور دنیا و آخرت میں اپنا شیعہ قرار دیا ہے۔ [الممدوحین والمقدوحین: ۲/ ۵۰۳ تا ۵۱۱]

الحمدللہ! اب آپ کو اندازہ ہو گیا ہوگا کہ رجال حدیث کا علم کیسے کام کرتا ہے۔ ہماری رجال کی چار اہم کتابیں ہیں: کشی (رحمہ اللہ) کی ایک کتاب، نجاشی (رحمہ اللہ) کی ایک کتاب اور طوسی (رحمہ اللہ) کی دو کتابیں۔ اگر ان کتابوں میں کسی شخص کو ثقہ قرار دیا گیا ہو تو ہمیں اس پر اعتماد کرنے کی ایک دلیل مل جاتی ہے۔ کشی (رحمہ اللہ) بعض اوقات رجالی اقوال بعض بزرگان شیعہ جیسے کہ عیاشی (رحمہ اللہ)، حمدویہ (رحمہ اللہ) اور فضل ابن شاذان (رحمہ اللہ) سے بھی نقل کرتے ہیں۔ چنانچہ محمد ابن ابی حمزۃ ثمالی کی توثیق حمدویہ (رحمہ اللہ) نے کر دی۔ اس ہی طرح کشی (رحمہ اللہ) نے آئمہ معصومین (علیہم السلام) کی زبانی بھی کافی سارے رجالی اقوال نقل کیے ہیں۔ حمران ابن اعین کی توثیق ہم نے ان صحیح السند روایات کی روشنی میں کی جو امام محمد باقر (علیہ السلام) سے منسوب ہیں۔ ابراہیم ابن ہاشم کی توثیق ہمیں کہیں نہ ملی لیکن انہیں کسی نے ضعیف بھی نہیں کہا اور ان کے فرزند علی ابن ابراہیم نے ان سے سینکڑوں احادیث نقل کی ہیں۔ علمائے رجال نے لکھا ہے کہ ابراہیم ابن ہاشم وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے اہل کوفہ کی احادیث کو اہل قم کے درمیان نشر کیا۔ ان تمام حقائق کی روشنی میں مجلسی (رحمہ اللہ) اس نتیجہ پر پہنچے کہ ابراہیم ابن ہاشم ثقہ تو نہیں لیکن ممدوح ضرور ہیں۔ چنانچہ جس روایت کی سند میں ابراہیم ابن ہاشم موجود ہوں مجلسی (رحمہ اللہ) اس روایت کو حسن قرار دیتے ہیں جو صحیح اور موثق کے بعد تیسرا درجہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے الکافی کی اس حدیث کو مجلسی (رحمہ اللہ) نے اپنی تحقیق کے مطابق حسن قرار دیا ہے۔ [مرآۃ العقول: ۲۵/۸۲ تا ۹۱]

ابی جعفر منصور کا جلوس

اب ہم یہاں روایت کا ترجمہ تحریر کرتے ہیں ۔ چونکہ عربی زبان کو اچھی طرح اردو زبان میں منتقل کرنا ایک نا تجربہ کار مترجم کے لیے مشکل ہے چنانچہ ممکن ہے کہ بعض محققین و ناقدین کو کہیں کوئی خامی نظر آ جائے ۔ اس کے لیے پہلے سے معذرت کی جاتی ہے ۔ روایت کے مطابق حمران کہتے ہیں کہ امام جعفر صادق (علیہ السلام) کی خدمت میں موجود لوگ شیعوں کی بدحالی کا تذکرہ کر رہے تھے ۔ اس پر امام نے اپنے ساتھ پیش آنے والا ایک واقعہ سنایا جس میں آپ عباسی خلیفہ ابو جعفر منصور کے ساتھ گفتگو کرتے ہیں:

''میں ابی جعفر منصور کے ساتھ جا رہا تھا ۔ وہ اپنے جلوس میں تھا اور ایک گھوڑے پر بیٹھا تھا ۔ اس کے آگے بھی گھڑ سوار تھے اور پیچھے بھی گھڑ سوار تھے ۔ میں اس کے پہلو کی طرف ایک گدھے پر سوار تھا ۔ چنانچہ وہ مجھ سے کہنے لگا: 'اے ابا عبداللہ! یقیناً آپ کو چاہیئے کہ اللہ نے جو قوت، فتح اور عزت ہمیں عطا کی ہے اس پر خوش ہو جائیں ۔ لوگوں کو یہ مت بتائیں کہ آپ اور آپ کے اہل بیت اس امر (خلافت) کے ہم سے زیادہ حقدار ہیں وگرنہ آپ ہمیں اپنے خلاف اور ان (لوگوں) کے خلاف بھڑکا دیں گے' ۔ میں نے کہا: 'جس نے مجھ سے یہ چیز منسوب کر کے تم تک پہنچائی ہے یقیناً اس نے جھوٹ بولا' ۔ وہ مجھ سے گویا ہوا: 'کیا آپ اس چیز کا حلف اٹھا سکتے ہیں'؟ میں نے کہا: 'بیشک لوگ جادوگر ہیں یعنی وہ چاہتے ہیں کہ تمہارے دل کو میرے متعلق زہر آلود کر دیں ۔ پس ان کی باتوں پر کان مت دھرو ۔ لوگوں کو اس سے زیادہ تمہاری ضرورت ہے جتنی تمہیں ہماری ضرورت ہے' ۔ وہ مجھ سے کہنے لگا: 'وہ دن یاد کریں جب میں نے آپ سے پوچھا تھا: کیا ہماری قسمت میں حکومت ہے؟ تو آپ نے فرمایا تھا: ہاں، لمبی، چوڑی اور شدید؛ تمہیں تمہارے معاملے سے مہلت اور تمہاری دنیا سے فرصت نہ ملے گی یہاں تک کہ تم ناحق ہمارا خون حرمت کے مہینے میں اور حرمت والے شہر میں بہاؤ گے' ۔ تو میں جان گیا کہ اس نے (میری) حدیث حفظ کر لی تھی ۔ میں اس سے گویا ہوا: 'ممکن ہے کہ اللہ (عز و جل) تمہاری کفایت کرے ۔ کیونکہ میں نے اس چیز کو تمہارے ساتھ مخصوص نہیں کیا تھا ۔ یہ تو صرف ایک حدیث ہے جو میں نے روایت کی تھی ۔ پھر ممکن ہے کہ تمہارے اہل بیت میں سے تمہارے علاوہ کوئی اور اس پر ولی مقرر ہو جائے (یعنی ہمارا خون بہائے)' ۔ چنانچہ وہ خاموش ہو گیا ۔''

''پس جب میں اپنی منزل کی طرف لوٹا میرے موالیوں میں سے ایک شخص میرے پاس حاضر ہوا ۔ وہ کہنے لگا: 'میں آپ پر قربان جاؤں! اللہ کی قسم! میں نے آپ کو ابی جعفر (منصور) کے جلوس میں دیکھا ۔ آپ ایک گدھے پر سوار تھے جبکہ وہ ایک گھوڑے پر بیٹھا تھا اور وہ (سواری کے لحاظ سے) آپ سے بلند تھا ۔ وہ آپ سے اس طرح کلام کر رہا تھا گویا آپ اس کے ماتحت ہوں ۔ پس میں نے خود سے کہا کہ یہ مخلوق پر اللہ کی حجت اور وہ صاحب الامر ہیں جن کی پیروی کی جاتی ہے ۔ جبکہ یہ دوسرا (شخص) ظلم ڈھاتا، اولاد انبیاء کو قتل کرتا اور زمین پر اللہ کی ناپسندیدگی مول کر خون بہاتا ہے ۔ یہ اپنے جلوس میں ہے جبکہ آپ ایک گدھے پر سوار ہیں ۔ چنانچہ اس چیز کے باعث مجھ پر شک طاری ہو گیا یہاں تک کہ مجھے اپنے دین اور خود اپنے متعلق خوف محسوس ہونے لگا' ۔ میں نے کہا: 'اگر تم ان فرشتوں کو دیکھ لیتے جو میرے اردگرد، میرے سامنے، میرے پیچھے، میرے دائیں ہاتھ پر اور میرے بائیں پر موجود تھے تو اسے (یعنی خلیفہ کو) حقیر جانتے اور وہ (جلوس)

جس میں وہ تھا اس کو بھی حقیر جانتے'۔ وہ کہنے لگا: 'اب میرے دل کو سکون ملا'۔ پھر اس نے پوچھا: 'یہ لوگ کب تک حکومت کریں گے'؟ یا 'ہمیں کب ان سے راحت نصیب ہوگی'؟ میں نے کہا: 'کیا تم نہیں جانتے کہ ہر چیز کی ایک مدت ہے'؟ وہ بولا: 'کیوں نہیں'! میں کہنے لگا: 'کیا تمہیں یہ جان کر کچھ فائدہ ملے گا کہ جب یہ امر (یعنی ظہور مہدی) آئے گا تو پلک جھپکنے سے بھی زیادہ تیزی سے آئے گا؟ اگر تم جان لو کہ اللہ کے نزدیک یہ (ظالم حکمران) کس حالت وکیفیت میں ہیں تو ان کے لیے تمہارے بغض میں اضافہ ہو جائے۔ اگر تم کوشش کرو یا اہل زمین کوشش کریں کہ انہیں اس سے بھی شدید تر گناہ میں مبتلا کر دیں جس میں یہ ابھی مبتلا ہیں تو وہ ایسا نہیں کر سکیں گے۔ پس دیکھو کہ کہیں شیطان تمہیں دھوکا نہ دے۔ پس بیشک عزت اللہ کے لیے، اس کے رسول کے لیے اور مومنین کے لیے ہے لیکن منافقین کچھ علم نہیں رکھتے۔ [المنافقون:۸] کیا تم واقف نہیں کہ جس نے ہمارے امر کا انتظار کیا (یعنی ظہور مہدی کا منتظر رہا) اور جو کچھ خوف واذیت ملے اس پر صبر کیا (یعنی دشمنوں کے ہاتھوں تکالیف جھیلیں) وہ کل (جنت میں) ہمارے گروہ میں ہوگا؟''

علامات قیامت کا تفصیلی بیان

''۱) پس جب تم دیکھو کہ حق مٹ گیا اور اہل حق ختم ہو گئے۔

۲) اور تم دیکھو کہ ظلم شہروں پر چھا گیا۔

۳) اور تم دیکھو کہ قرآن پرانا ہو گیا ہے، اس میں ایسی چیزیں پیدا کی گئیں جو اس میں نہیں ہیں اور اسے خواہشات کے مطابق موڑا جانے لگا ہے۔

۴) اور تم دیکھو کہ دین کو اس طرح پلٹ دیا گیا ہے جس طرح پانی (کا برتن) پلٹ دیا جاتا ہے۔

۵) اور تم دیکھو کہ اہل باطل نے اہل حق پر غلبہ پا لیا ہے۔

۶) اور تم دیکھو کہ شر ظاہر ہو گیا ہے جس سے کوئی منع نہیں کرتا اور اہل شر کے لیے بہانے تراشے جانے لگے ہیں۔

۷) اور تم دیکھو کہ فسق ظاہر ہو گیا ہے اور مردوں نے مردوں پر اور عورتوں نے عورتوں پر اکتفاء کر لیا ہے (یعنی ہم جنس پرستی)۔

۸) اور تم دیکھو کہ مومن خاموش ہے (کیونکہ) اس کی بات کوئی قبول نہیں کرتا۔

۹) اور تم دیکھو کہ فاسق جھوٹ بولتا ہے لیکن کوئی اس کے جھوٹ وافتراء کی تردید نہیں کرتا۔

۱۰) اور تم دیکھو کہ چھوٹے (اپنے) بڑوں کی تحقیر کرتے ہیں۔

۱۱) اور تم دیکھو کہ قطع رحمی کی جاتی ہے۔

۱۲) اور تم دیکھو کہ جس شخص کے فسق کے سبب اس کی تعریف کی جاتی ہے وہ اس چیز سے (یعنی اپنی اس تعریف سے) لطف اندوز ہوتا ہے اور اس کی بات کی تردید نہیں کی جاتی۔

۱۳) اور تم دیکھو کہ لڑکوں کو وہ دیا جاتا ہے جو عورتوں کو دیا جاتا ہے۔

۱۴)اور تم دیکھو کہ عورتوں نے عورتوں سے شادی کر لی ہے۔

۱۵)اور تم دیکھو کہ تعریفیں بکثرت ہونے لگی ہیں۔

۱۶)اور تم دیکھو کہ ایک شخص اطاعت الٰہی کے خلاف اپنا مال خرچ کرتا ہے لیکن کوئی اسے منع نہیں کرتا اور اس کا ہاتھ نہیں پکڑتا۔

۱۷)اور تم دیکھو کہ دیکھنے والا ان مشکلات سے اللہ کی پناہ مانگتا ہے جن (مشکلات) میں وہ مومنین کو مبتلا دیکھے۔

۱۸)اور تم دیکھو کہ ایک شخص اپنے پڑوسی کو اذیت دیتا ہے اور کوئی اسے منع کرنے والا نہیں۔

۱۹)اور تم دیکھو کہ کافر مومنین کی حالت دیکھ کر خوش ہوتا ہے (اور) زمین پر پھیلا فساد دیکھ کر اسے مسرت ہوتی ہے۔

۲۰)اور تم دیکھو کہ شرابیں اعلانیہ طور پر پی جا رہی ہیں اور ایسے لوگ ان کی محفلیں منعقد کر رہے ہیں جنہیں اللہ (عزوجل) کا کچھ خوف نہیں ہے۔

۲۱)اور تم دیکھو کہ امر بالمعروف کو پست کر دیا گیا ہے۔

۲۲)اور تم دیکھو کہ ایک فاسق آدمی طاقت اور (لوگوں کی) تعریف کے ساتھ اللہ کے ناپسندیدہ کام کرتا ہے۔

۲۳)اور تم دیکھو کہ اصحاب الآیات حقیر قرار دیے جاتے ہیں اور ان کے چاہنے والے بھی حقیر قرار دیے جاتے ہیں۔

۲۴)اور تم دیکھو کہ خیر کا راستہ بند ہو چکا ہے اور شر کے راستے پر سب چل پڑے ہیں۔

۲۵)اور تم دیکھو کہ بیت اللہ (خانہ کعبہ) معطل ہو چکا ہے اور اسے ترک کرنے کا حکم دیا جا رہا ہے (کورونا وائرس؟)۔

۲۶)اور تم دیکھو کہ ایک شخص وہ کہتا ہے جو وہ کرتا نہیں۔

۲۷)اور تم دیکھو کہ مرد مردوں کے لیے مقوی غذائیں کھاتے ہیں اور عورتیں عورتوں کے لیے (یہاں لفظ ''یتسمنون'' کا ترجمہ گھی کھا کر موٹا ہونا بھی کیا جا سکتا ہے لیکن اقویٰ ہے کہ یہاں جنسی طاقت بڑھانے والی غذاؤں کی طرف اشارہ ہو)۔

۲۸)اور تم دیکھو کہ ایک شخص نے اپنی پشت کو ذریعہ معاش بنا لیا ہے اور ایک عورت نے اپنی شرمگاہ کو ذریعہ معاش بنا لیا ہے (یعنی عورتوں کے ساتھ ساتھ مردوں نے بھی عصمت فروشی شروع کر دی ہے)۔

۲۹)اور تم دیکھو کہ عورتیں اس طرح مجالس و محافل منعقد کر رہی ہیں جس طرح مرد منعقد کرتے ہیں (عربی میں مجلس کسی بھی اجتماع کو کہتے ہیں چنانچہ یہاں مذہبی مجالس نہیں بلکہ سیاسی و معاشرتی اجتماعات مراد ہو سکتے ہیں)۔

۳۰)اور تم دیکھو کہ بنی عباس میں زنانہ پن ظاہر ہو گیا ہے۔ وہ خضاب لگاتے ہیں اور اس طرح بالوں میں کنگھی کرتے ہیں جس طرح عورت اپنے شوہر کے لیے بالوں میں کنگھی کرتی ہے۔ مردوں کو ان کی فروج (شرمگاہوں یا پھر بیویوں) کے لیے اموال عطا کیے جاتے ہیں اور (بے حیائی کو لے کر) مردوں میں مقابلہ بازی ہوتی ہے...دولتمند شخص مومن سے زیادہ معزز سمجھا جاتا ہے۔ سود عام ہو گیا ہے (اور) اس کو برائی نہیں سمجھا جاتا۔ عورتوں کی زنا کرنے پر تعریف کی جاتی ہے۔

۳۱)اور تم دیکھو کہ عورت اپنے شوہر کو مردوں کے ساتھ نکاح کرنے پر تیار کرتی ہے (اس کی توجیہہ درکار ہے)۔

۳۲)اورتم دیکھو کہ زیادہ تر لوگ (ایسا کریں گے)اور بہترین گھرانے وہ ہوں گے جو فسق کرنے میں عورتوں کی مدد کریں۔
۳۳)اورتم دیکھو کہ مومن غمگین، حقیر اور ذلیل بنادیا گیا ہے۔
۳۴)اورتم دیکھو کہ بدعت اور زنا عام بات ہے (عہد حاضر میں گرلفرینڈ بوائے فرینڈ کلچر زنا کی عمومیت کا ثبوت ہے)۔
۳۵)اورتم دیکھو کہ لوگ جھوٹی گواہیوں کے بل پر مقدمہ لڑتے ہیں۔
۳۶)اورتم دیکھو کہ حرام کو حلال بنادیا گیا۔
۳۷)اورتم دیکھو کہ حلال کو حرام بنادیا گیا۔
۳۸)اورتم دیکھو کہ دین میں رائے سے کام لیا جاتا ہے جبکہ (اللہ کی) کتاب اور اس کے احکام معطل ہو چکے ہیں۔
۳۹)اورتم دیکھو کہ اللہ پر جرائت کرنے کے لیے رات کے وقت چھپا نہیں جاتا (یعنی دن دہاڑے اللہ کی نافرمانی ہوتی ہے)۔
۴۰)اورتم دیکھو کہ مومن بس اتنا ہی کرسکتا ہے کہ دل میں (ان تمام چیزوں کو) برا جانے۔
۴۱)اورتم دیکھو کہ پیسے والا شخص اپنے مال کو اللہ (عزوجل) کی نافرمانی والے کاموں میں خرچ کررہا ہے۔
۴۲)اورتم دیکھو کہ حکمران اہل کفر کے نزدیک اور اہل خیر سے دور ہیں (مثلاً اسرائیل سے دوستی اور امریکا کی اقتصادی غلامی)۔
۴۳)اورتم دیکھو کہ حکمران رشوت لے کر حکم جاری کررہے ہیں۔
۴۴)اورتم دیکھو کہ حکمران مالداروں کا استقبال کرتے ہیں۔
۴۵)اورتم دیکھو کہ رشتہ دار باہم نکاح کررہے ہیں اور اس ہی پر اکتفاء کرلیا ہے (یعنی خاندان سے باہر شادی بہت کم ہوتی ہے)۔
۴۶)اورتم دیکھو کہ ایک شخص کو تہمت اور گمان کی بناء پر قتل کیا جارہا ہے...(یہ چیز پاکستان میں عام ہو چکی ہے)۔
۴۷)اورتم دیکھو کہ ایک شخص عورتوں کے پاس جانے کے پیسے لیتا ہے (غالباً عصمت فروشی کی طرف اشارہ ہے)۔
۴۸)اورتم دیکھو کہ ایک شخص اپنی بیوی کی گناہ کی کمائی سے کھاتا ہے حالانکہ وہ اس سے واقف ہے (کہ وہ حرام کماتی ہے) لیکن اس پر قائم ہے۔
۴۹)اورتم دیکھو کہ ایک عورت اپنے شوہر پر قہر ڈھاتی ہے، وہ کرتی ہے جو اسے پسند نہیں اور اپنے شوہر پر خرچ کرتی ہے۔
۵۰)اورتم دیکھو کہ ایک شخص اپنی بیوی اور اپنی لونڈی سے پیشہ کرواتا ہے اور (گاہکوں کی طرف سے ملنے والی) کھانے پینے کی ادنیٰ چیزوں پر راضی ہے۔
۵۱)اورتم دیکھو کہ اللہ (عزوجل) پر ایمان زیادہ تر غلط باتوں کی بنیاد پر قائم ہے۔
۵۲)اورتم دیکھو کہ جوا کھیلنا عام ہو چکا ہے۔
۵۳)اورتم دیکھو کہ شراب اعلانیہ طور پر فروخت کی جاتی ہے جس سے کوئی منع نہیں کرتا۔
۵۴)اورتم دیکھو کہ عورتیں خود کو اہل کفر کے سامنے پیش کررہی ہیں۔

۵۵)اور تم دیکھو کہ تفریح خانے عام ہو چکے ہیں کہ لوگ ان کے پاس سے گزرتے ہیں لیکن کوئی منع نہیں کرتا اور کسی کو اتنی جرائت نہیں ہوتی کہ ان سے روک سکے (شاید یہاں نائٹ کلبوں اور عیاشی کے اڈوں کی طرف اشارہ ہے)۔

۵۶)اور تم دیکھو کہ شریف آدمی کو ایسا شخص ذلیل کر رہا ہے جس کی حکومت سے وہ (شریف آدمی) ڈرتا ہے۔

۵۷)اور تم دیکھو کہ حکمرانوں کے سب سے زیادہ قریب ایسے لوگ ہیں جن کی ہم اہل بیت پر سب وشتم کرنے کے سبب مدح تعریف کی جاتی ہے۔

۵۸)اور تم دیکھو کہ ہمارے محبان کی تکذیب کی جاتی ہے اور ان کی گواہیاں قبول نہیں کی جاتیں۔

۵۹)اور تم دیکھو کہ قول الزور کو لے کر مقابلہ بازی ہوتی ہے (قرآن مجید میں ''قول الزور'' کی اصطلاح جو استعمال ہوئی ہے اس سے مراد غناء کو لیا جاتا ہے چنانچہ شاید یہاں موسیقی کے مقابلوں کا تذکرہ ہو جو آجکل ٹیلیوژن پر نشر ہوتے ہیں)۔

۶۰)اور تم دیکھو کہ قرآن سننا لوگوں کو بھاری معلوم ہوتا ہے اور باطل سننا لوگوں کو ہلکا محسوس ہوتا ہے۔

۶۱)اور تم دیکھو کہ ایک شخص اپنے پڑوسی کا احترام اس وجہ سے کرتا ہے کہ وہ اس کی زبان سے خائف ہے (یعنی پڑوسی کی بدگوئی کے ڈر سے اس کی عزت کی جاتی ہے)۔

۶۲)اور تم دیکھو کہ حدود (یعنی اسلامی سزائیں) معطل ہو چکی ہیں اور خواہشات پر عمل ہو رہا ہے۔

۶۳)اور تم دیکھو کہ مساجد کی تزئین و آرائش کی جارہی ہے۔

۶۴)اور تم دیکھو کہ لوگوں کے نزدیک سب سے سچا شخص وہ ہے جو جھوٹ بولے (اور) بہتان باندھے۔

۶۵)اور تم دیکھو کہ شر پھیل چکا ہے اور افواہیں اڑائی جاتی ہیں۔

۶۶)اور تم دیکھو کہ عصمت فروشی پھیل چکی ہے۔

۶۷)اور تم دیکھو کہ غیبت باعث سکون ہے اور لوگ غیبتیں سنا کر ایک دوسرے کو خوشخبری دیتے ہیں۔

۶۸)اور تم دیکھو کہ حج اور جہاد اللہ کے غیر کے لیے کیا جارہا ہے۔

۶۹)اور تم دیکھو کہ حکمران کافر کی خاطر مومن کی تذلیل کرتا ہے۔

۷۰)اور تم دیکھو کہ عمارتوں کی تباہی ان کی تعمیر سے زیادہ عام ہو چکی ہے (گویا موجودہ جنگی ہتھیاروں کی طرف اشارہ ہے)۔

۷۱)اور تم دیکھو کہ ایک شخص کا ذریعہ معاش ناپ تول میں کمی کرنا ہے۔

۷۲)اور تم دیکھو کہ خون بہانا معمولی سمجھا جاتا ہے (یعنی انسانی جان کی قدر و قیمت ارزاں ہو چکی ہے)۔

۷۳)اور تم دیکھو کہ ایک شخص دنیا کی خاطر ریاست طلب کرتا ہے اور اپنی زبان کی خباثت کے بل پر خود کو مشہور کرتا ہے تاکہ اس سے ڈرا جائے اور معاملات میں اس کو سند تسلیم کیا جائے (گویا بیوروکریسی کی جو حالت آج ہو چکی ہے)۔

۷۴)اور تم دیکھو کہ نماز کو معمولی سمجھا جارہا ہے۔

۷۵)اورتم دیکھو کہ ایک شخص کے پاس مال کثیر ہے لیکن جب سے یہ اس کے پاس آیا ہے تب سے اس نے اس پر زکوٰۃ نہیں دی۔

۷۶)اورتم دیکھو کہ میت کو اس کی قبر سے نکالا گیا، اسے اذیت دی گئی اور اس کا کفن چوری کرلیا گیا۔

۷۷)اورتم دیکھو کہ ہرج (افراتفری) کی کثرت ہوگئی ہے (مثلاً امریکا میں اسکول شوٹنگ کے بڑھتے واقعات)۔

۷۸)اورتم دیکھو کہ ایک شخص شام کو شراب پیتا ہے اور صبح نشہ کی حالت میں اٹھتا ہے لیکن لوگوں میں سے کوئی اسے الزام نہیں دیتا۔

۷۹)اورتم دیکھو کہ جانوروں کے ساتھ نکاح کیا جارہا ہے۔

۸۰)اورتم دیکھو کہ جانور ایک دوسرے کا شکار کررہے ہیں (اس کی توجیہہ سمجھ میں نہیں آئی مگر بعض مترجمین نے یہاں لفظ ''یفرس'' کا ترجمہ سواری کرنا بھی کیا ہے)۔

۸۱)اورتم دیکھو کہ ایک شخص اپنے مصلیٰ سے نکلا اور اس کی طرف اس حال میں لوٹا کہ اس پر کوئی کپڑا نہیں (''ثیابہ'' شاید ''ثوابہ'' تھا جو کاتب کی غلطی سے کچھ کا کچھ بن گیا البتہ اللہ بہتر جانتا ہے)۔

۸۲)اورتم دیکھو کہ لوگوں کے دل سخت اور ان کے دل جامد ہو چکے ہیں۔ ذکر (الٰہی) ان پر گراں گزرتا ہے۔

۸۳)اورتم دیکھو کہ حرام کاریاں اس قدر عام ہو چکی ہیں کہ ان کے متعلق مقابلہ بازی ہوتی ہے (''السحت'' کا ترجمہ حرام کمائی، رشوت خوری اور اس قسم کی دیگر چیزوں کے طور پر کیا جاتا ہے)۔

۸۴)اورتم دیکھو کہ ایک نمازی صرف اس لیے نماز ادا کرے گا کہ لوگ اسے دیکھیں (یعنی ریاکاری کا عام ہو جانا)۔

۸۵)اورتم دیکھو کہ ایک فقیہ دین (کو سمجھنے) کے علاوہ (کسی اور مقصد سے) فقہ سیکھے گا تاکہ اسکے بل پر دنیا و ریاست طلب کرسکے۔

۸۶)اورتم دیکھو کہ لوگ اس کے ساتھ ہیں جو غالب آ گیا ہے۔

۸۷)اورتم دیکھو کہ حلال طلب کرنے والے کی مذمت کی جائے گی اور اس کو شرم دلائی جائے گی۔ لیکن حرام طلب کرنے والے کی تعریف ہوگی اور اس کی تعظیم کی جائے گی (یعنی حرام کمائی کو زیادہ اچھا سمجھا جائے گا)۔

۸۸)اورتم دیکھو کہ حرمین (یعنی مکہ و مدینہ) میں ایسے کام ہو رہے ہیں جنہیں اللہ ناپسند فرماتا ہے مگر ان سے کوئی منع نہیں کرے گا اور کوئی شخص حرمین اور ان قبیح افعال کے درمیان حائل نہ ہوگا (سعودی عرب کے موجودہ حالات اس چیز کے گواہ ہیں)۔

۸۹)اورتم دیکھو کہ موسیقی کے آلات حرمین میں ظاہر ہو چکے ہیں۔

۹۰)اورتم دیکھو کہ ایک شخص جب حق کی بات کرے گا، نیکی کا حکم دے گا اور برائی سے روکے گا تو جس شخص کو وہ نصیحت کر رہا ہوگا وہ اٹھ کر کہے گا: هذا عنك موضوع (غالباً اس فقرہ کا مطلب ہے: یہ تمہارا موضوع نہیں)۔

۹۱)اورتم دیکھو کہ لوگ ایک دوسرے کی طرف نگاہ کرتے ہیں اور (پھر) شرانگیز افراد کی پیروی کر لیتے ہیں۔

۹۲)اورتم دیکھو کہ خیر کا مسلک اور راستہ خالی ہو چکا ہے جس پر (اب) کوئی نہیں چلتا۔

۹۳)اورتم دیکھو کہ فوت شدگان کا مذاق اڑایا جاتا ہے لیکن کوئی اس پر غمگین نہیں ہوتا۔

۹۴)اورتم دیکھو کہ ہر سال پچھلے (سال) سے بھی زیادہ بدعتیں اور شر انگیزیاں پیدا ہو رہی ہیں (یعنی ہر سال کوئی نہ کوئی نئی فحاشی اور خرابی جنم لے گی)۔

۹۵)اورتم دیکھو کہ مخلوق اور مجالس دولتمندوں کے علاوہ کسی کی پیروی نہیں کر رہیں۔

۹۶)اورتم دیکھو کہ محتاج کو اس کا مضحکہ اڑانے کے لیے کچھ دیا جائے گا اور اللہ کی خوشنودی کے علاوہ کسی اور مقصد سے اس پر رحم کیا جائے گا (شاید اس سے مراد ریاکاری ہو یعنی پبلسٹی کی خاطر میڈیا پر آ کر غریبوں میں مال تقسیم کرنا تاکہ اپنی شہرت کرائی جا سکے)۔

۹۷)اورتم دیکھو کہ آسمان میں (مختلف) نشانیاں ظاہر ہوں گی جن سے کوئی خوف نہ کھائے گا۔

۹۸)اورتم دیکھو کہ لوگ اس طرح ہم بستری کریں گے جس طرح جانور ہم بستری کرتے ہیں لیکن لوگوں کے خوف سے کوئی اس کو برا نہیں کہے گا (آج ہم دیکھ سکتے ہیں کہ لوگوں کے درمیان قسم قسم کی جنسی برائیاں جنم لے چکی ہیں لیکن ان برائیوں کو برائی کہنا انسانی حقوق کی خلاف ورزی سمجھا جاتا ہے اور بعض ممالک میں ایسے لوگوں کو برا کہنا باقاعدہ جرم ہے)۔

۹۹)اورتم دیکھو کہ ایک شخص اللہ کی اطاعت کے علاوہ مال کثیر خرچ کرے گا اور اللہ کی اطاعت میں (مال) قلیل سے بھی منع کرے گا (اس کی مثال آج آپ کے سامنے ہے کہ لوگ آئمہ معصومین سے مروی صحیح السند احادیث پھیلانے پر مال خرچ کرنے سے تو کتراتے ہیں لیکن کسی مشہور نوحہ خواں کو اگر لاکھوں روپے دے کر بھی مجلس میں بلانا پڑے تو خوشی خوشی بلا لیتے ہیں)۔

۱۰۰)اورتم دیکھو کہ عقوق (ناشکری) عام ہے، والدین (کے احترام) کو معمولی سمجھا جاتا ہے، والدین اپنی اولاد کے نزدیک بدترین حالت میں ہوں گے اور بچوں کو اس بات سے خوشی ملے گی کہ ان کے والدین پر بہتان باندھا جائے۔

۱۰۱)اورتم دیکھو کہ عورتیں حکومت پر غالب آ چکی ہیں، ہر چیز پر غلبہ پا چکی ہیں اور صرف وہی ہوتا ہے جو وہ چاہتی ہیں (یعنی خواتین ایک ملک میں سیاہ و سفید کی مالک بن جائیں گی اور آجکل تو خاتون وزیر اعظم کا ہونا ایک عام سی بات ہے)۔

۱۰۲)اورتم دیکھو کہ ایک شخص کا بیٹا اپنے باپ پر بہتان باندھتا ہے، اپنے ماں باپ کے لیے بددعا کرتا ہے اور ان دونوں کی موت پر خوش ہوتا ہے (ہم دیکھ سکتے ہیں کہ بیوی کی خوشی کی خاطر والدین کو گھر سے نکال دینے کے کتنے واقعات پاکستان میں پیش آ چکے ہیں)۔

۱۰۳)اورتم دیکھو کہ ایک شخص اگر ایسا کوئی دن گزارے جس میں اس نے فحاشی والا کوئی گناہ عظیم نہ کیا ہو، ناپ تول میں کچھ کمی نہ کی ہو ... یا نشہ آور چیزیں نہ پی ہوں تو وہ رنجیدہ و غمگین ہو جاتا ہے اور سمجھتا ہے کہ اس نے اپنی عمر کا ایک دن ضائع و برباد کر دیا۔

۱۰۴)اورتم دیکھو کہ حکمرانوں نے کھانے کی چیزوں پر اجارہ داری قائم کر لی ہے (یعنی غذا کو لے کر سیاست کرتے ہیں)۔

۱۰۵)اورتم دیکھو کہ قریبی رشتہ داروں کے اموال غلط طرح تقسیم ہوتے ہیں، ان سے جوا کھیلا جاتا ہے اور ان سے شراب پی جاتی ہے۔

۱۰۶)اورتم دیکھو کہ شراب کو بطور دوا استعمال کیا جا رہا ہے، مریض کو شراب تجویز کی جاتی ہے اور لوگ اس سے علاج کرتے ہیں۔

۱۰۷)اورتم دیکھو کہ لوگ نیکی کا حکم دینے، برائی سے روکنے اور ان چیزوں کو دین بنانے (ان سب کاموں) کو چھوڑ دینے میں برابر ہو چکے ہیں (یعنی سب ہی لوگ ان سب کاموں کو ترک کر چکے ہیں)۔

۱۰۸)اورتم دیکھو کہ منافقوں اوراہل نفاق کی ہوا تو اپنی جگہ قائم ہے لیکن اہل حق کی ہوا حرکت ہی نہیں کرتی (یعنی حق کی ہوا رک گئی ہے اور ہر طرف نفاق کا ہی دور دورہ ہے)۔

۱۰۹)اورتم دیکھو کہ اذان (دینے) پر اجرت لی جاتی ہے اور نماز (پڑھانے) پر اجرت لی جاتی ہے۔

۱۱۰)اورتم دیکھو کہ مساجد ایسے لوگوں سے بھر چکی ہیں جنہیں اللہ کا ذرہ خوف نہیں۔ وہ مساجد میں جمع ہو کر غیبتیں کرتے ہیں، اہل حق کا گوشت کھاتے ہیں اور نشہ آور چیزوں کے اوصاف بیان کرتے ہیں۔

۱۱۱)اورتم دیکھو کہ نشہ میں دھت افراد لوگوں کو نماز پڑھاتے ہیں اس حالت میں کہ انہیں کچھ سجھائی نہیں دیتا۔ انہیں نشہ میں ہونے پر کچھ شرم بھی نہیں آتی۔ جب کوئی شراب پئے تو اس کا اکرام کیا جاتا ہے، اس سے بچا جاتا ہے، اس سے ڈرا جاتا ہے اور اسے بغیر ڈانٹے چھوڑ دیا جاتا ہے اس حال میں کہ اس کے نشہ کے حق میں بہانے تراشے جائیں۔

۱۱۲)اورتم دیکھو کہ یتیم بچوں کا مال کھانے والوں کو نیک قرار دے کر ان کی مدح بیان کی جاتی ہے۔

۱۱۳)اورتم دیکھو کہ قاضی حکم الٰہی کے خلاف فیصلے دیتے ہیں۔

۱۱۴)اورتم دیکھو کہ حکمران لالچ کے سبب خیانت کرنے والوں پر اعتماد کرتے ہیں۔

۱۱۵)اورتم دیکھو کہ حکمران اللہ پر جرائت کرتے ہوئے (یعنی اس کی نافرمانی کرتے ہوئے) میراث گناہگار لوگوں کے ہاتھوں میں دے دیں گے جو اس (میراث) میں سے جو چاہیں گے لے لیں گے اور (باقی) چھوڑ دیں گے۔

۱۱۶)اورتم دیکھو کہ منبروں سے تقویٰ کا حکم دیا جاتا ہے لیکن کہنے والا خود اس بات پر عمل نہیں کرتا جس کا حکم دیتا ہے (چنانچہ بے عمل عالم آج ہمارے معاشرے میں عام ہو چکے ہیں)۔

۱۱۷)اورتم دیکھو کہ اوقات نماز پر دھیان نہیں دیا جاتا۔

۱۱۸)اورتم دیکھو کہ صدقہ بطور شفاعت دیا جاتا ہے نہ کہ اللہ کی خوشنودی کی خاطر اور لوگوں کی (خوشنودی کی) طلب کی خاطر دیا جاتا ہے (یعنی صدقہ وخیرات کرنے والا اپنی مشہوری چاہتا ہے)۔

۱۱۹)اورتم دیکھو کہ لوگ اپنے معدوں اور اپنی شرمگاہوں کی زیادہ فکر کرتے ہیں لیکن انہیں پروا نہیں ہوتی کہ کیا کھا رہے ہیں اور کس کے ساتھ نکاح کر رہے ہیں (یعنی زنا بہت عام ہو جائے گا اور لوگ کچھ کھاتے وقت حرام حلال کی فکر کرنا چھوڑ دیں گے)۔

۱۲۰)اورتم دیکھو کہ دنیا ان کے ہی نزدیک جا رہی ہے۔

۱۲۱)اورتم دیکھو کہ حق کا پرچم سرنگوں ہو چکا ہے۔

پس (اس صورت میں) خبردار ہو جاؤ، اللہ (عزوجل) سے نجات کا مطالبہ کرو اور جان لو کہ لوگ اللہ (عزوجل) کے غضب کا شکار ہو چکے ہیں۔ بیشک وہ تو فقط انہیں اس امر کے لیے مہلت دے گا جس کا وہ ان کے لیے ارادہ کر چکا ہے۔ چنانچہ ہوشیار ہو جاؤ اور (نیکی کرنے کی) کوشش کرو تا کہ اللہ (عزوجل) تمہیں لوگوں کے کاموں (یعنی ان کی بداعمالیوں) کے خلاف جاتا دیکھ لے۔ پس اگر ان پر

عذاب نازل ہو اور تم ان کے درمیان ہو تو اللہ کی رحمت کی طرف جانے میں جلدی کرو۔ اگر تم نے دیر کردی تو تم بھی (عذاب میں) مبتلا ہو جاؤ گے۔ اللہ (عزوجل) پر جرائت کرتے ہوئے (یعنی اسکی نافرمانی کرتے ہوئے) جن کاموں میں لوگ مبتلا ہو چکے ہیں ان (کاموں) سے دور نکل جاؤ۔ یاد رکھو کہ اللہ نیکوکاروں کا اجر ضائع نہیں کرتا اور بیشک رحمت الٰہی نیکوکاروں کے قریب ہے۔''

تتمہ

اس حدیث شریف میں امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے آخری زمانے کی ایک سو اکیس ''۱۲۱'' علامتیں بیان کی ہیں جنہیں پڑھ کر شیعہ اپنی معلومات میں اضافہ کرسکتے ہیں۔ اب یہاں فقط ان علامتوں کا اختصار پیش کیا جائے گا۔ ظہور مہدی (علیہ السلام) سے قبل حق کمزور پڑ جائے گا اور باطل طاقتور ہو جائے گا۔ لوگ قرآن مجید، سنت رسول (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) اور تعلیمات معصومین (علیہم السلام) پر عمل کرنا چھوڑ دیں گے۔ فحاشی اور عریانی اس قدر بڑھ جائے گی کہ لوگ کھلم کھلا اسکا ارتکاب کریں گے، ایک دوسرے کو زنا کرنے پر شاباشی دیں گے اور ہم جنس پرستی پھیل جائے گی۔ ہم دیکھ سکتے ہیں کہ ہم جنس پرستی کافی ممالک میں قانونی حیثیت اختیار کرچکی ہے۔ شراب نوشی، جوا کھیلنا اور عصمت فروشی جیسے جرائم اس قدر عام ہو جائیں گے کہ عورتوں کے ساتھ ساتھ مرد بھی ان چیزوں میں مبتلا ہونگیں۔ مومن کی تحقیر کی جائے گی، سچ بولنے والے کو ذلیل سمجھا جائے اور امر بالمروف ونہی عن المنکر پر عمل نہیں ہوگا۔ البتہ فاسق و فاجر کی تعظیم ہوگی، جھوٹوں کو اچھا خیال کیا جائے گا اور لوگ ایک دوسرے کو حرام کاری کرنے کی نصیحت کریں گے۔ لوگ اللہ کی اطاعت میں دولت خرچ کرنے سے منع کردیں گے لیکن اللہ کی مخالفت میں پیسہ پانی کی طرح بہایا جائے گا۔ مساجد لوگوں سے بھری ہوں گی لیکن ان کے دل ایمان سے خالی ہوں گے۔ مکہ اور مدینہ جیسے مقدس شہروں میں اللہ کی اعلانیہ طور پر مخالفت کی جائے گی۔ عورتیں مردوں کے برابر ہو جائیں گے چنانچہ فیمن ازم کا عروج اس کی ایک مثال ہے۔ احکام الٰہی اور اسلامی حدود تو معطل ہو جائیں گی لیکن دوسری طرف جھوٹے الزامات کی بناء پر لوگوں کو مار ڈالا جائے گا۔ لوگ حج، جہاد، نماز اور زکوٰۃ ریاکاری کی نیت سے بجالائیں گے۔ انسانی جان کی کوئی قیمت باقی نہ رہے گی، جانوروں کے ساتھ بھی بدفعلی کی جائے گی، حلال کمانے والے کا مذاق اڑایا جائے گا اور اولاد اپنے والدین سے نفرت کرے گی۔ ہر سال نت نئی برائیاں دنیا میں جنم لیں گی اور لوگ جس دن گناہ نہیں کریں گی اس دن کو بیکار سمجھیں گے۔ چنانچہ ایک دن اللہ تعالیٰ امام زمانہ (علیہ السلام) کو حکم دے گا کہ وہ ظہور فرمائیں اور دنیا کو اس ہی طرح انصاف سے بھر دیں جس طرح وہ آج ظلم سے بھر چکی ہے۔

الحمدللہ! یہ کتابچہ ۱۴ اکتوبر ۲۰۲۲ء بمطابق ۱۷ ربیع الاول ۱۴۴۴ھ کو مکمل ہوا۔ ان الفاظ کو لکھنے کے لیے ان پیج کا استعمال کیا گیا ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تمام پڑھنے والوں پر رحم فرمائے اور انہیں جزائے خیر عطا کرے!